فون ۴۴۹
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱ | ۱۷ شعبان ۱۳۹۲ھ، ۲۷ تبوک ۱۳۵۱ہش، ۲۷ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۲۰

۱۶۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کو قریباً ایک ماہ سے شدید اعصابی تکلیف اور ضعف کی شکایت رہی۔ حضور ایدہ اللہ کی دُعاؤں اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی توجہ اور علاج سے اب کافی افاقہ ہے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت دے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ کچھ دنوں سے بلڈ پریشر اور دائیں جانب فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مورخہ ۹/۲۶ ۱۹۷۲ء بروز منگل بذریعہ چناب ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے روانہ ہو گئے ہیں سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنائے اور روانگی سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دُعا کرائی اور دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ (نائب وکیل التبشیر)

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو دوسرا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "فاتح الدین" تجویز فرمایا ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء

جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا

خُدام

اپنے اجتماع میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے

اُس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دِل میں سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے

"جہانتک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو، وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کریگا۔ کیونکہ جو شخص سچّے دل سے خُدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہونگے جن کو میرے ساتھ تعلّق پیدا کرنے کے واسطے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن مَیں کیا کروں۔ یہ ابتلاء نئے نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اُسکے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گذرے۔ دنیا اور اسکے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلاء پیش آئے تھے۔ اُن کو اپنا وطن، مال و دولت، اپنے عزیز رشتہ دار، سب چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھّی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دُنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اُسکے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا۔ اِسلئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت رُوح میں عجز و نیاز اور دِل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اُسکے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہمّ و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔ اس وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ سے اب تمہارا نیا معاملہ شروع ہوا ہے کیونکہ وہ پچھلے گناہ سچّی توبہ کے بعد بخش دیتا ہے اور توبہ سے مُراد یہ نہیں کہ انسان زبان سے یہ کہدے اور اعمال میں اس کا اثر ظاہر نہ ہو۔ نہیں۔ توبہ یہی ہے کہ بدیوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں کو قطعاً چھوڑ دے اور نیکیاں کرے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی زندگی بسر کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبد الحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ؛

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۵۱ھ

قانون کی پابندی اور اسکا احترام

ملک میں امن وامان کے قیام کی خاطر اور انسانی مال وجان کے تحفظ کے لئے قانون کی پابندی اور اس کا احترام نہایت ضروری ہے، اسکے بغیر نہ ملک مستحکم ہو سکتا ہے اور نہ وہ دنیا میں عزت و وقار کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ جس ملک میں قانون کی عزت نہ رہے اور اس کا احترام اُٹھ جائے، وہاں پر ہر شخص کی جان و مال کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ کارخانے بند ہو جاتے ہیں۔ کاروبار تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں اور ملک کی پیداواری صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کی پوری زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔ دنیا کی نظروں میں بھی اس کا کوئی احترام باقی نہیں رہتا حتیٰ کہ ملک کی سرحدیں بھی محفوظ نہیں رہتیں اور پورے ملک کا وجود خطرہ میں پڑ جاتا ہے کیونکہ ؎

ع۔ "ہے جُرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات"

قرآنِ کریم ہر مسلمان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ قانون کی عزت و احترام اور اسکی پابندی کو اپنا شعار بنائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء)

یعنی اے مومنو! خدا اور اس کے رسول نے جو ہدایات (احکامِ شریعت) تمہیں دی ہیں، ان کی پوری اطاعت کرو اور تم میں سے اربابِ حکومت کی طرف سے جو قوانین مقرر کئے جائیں، ان کی بھی پابندی کرنا تمہارا فرض ہے۔

پھر فرماتا ہے:-

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى (المائدہ)

یعنی نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں کو رائج کرنے کے لئے قوانین بنانے والوں کے ساتھ تمہیں پوری طرح تعاون کرنا چاہیئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ اپنے امیر اور حاکم کی اطاعت کریں حتیٰ کہ اگر کوئی حبشی غلام بھی (جسے دنیا حقیر و ذلیل سمجھتی رہی ہے) ان کا امیر مقرر کر دیا جائے تو انہیں اسکی بھی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔

یہ سب احکام ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام دنیا میں قانون کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ لاقانونیت کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ لیکن ان واضح احکام کے باوجود یہ دیکھکر تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں دن بدن قانون کی عزت و احترام کی رُوح کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا اس وقت لاقانونیت، جبر و تشدد، گھیراؤ جلاؤ اور ہڑتالوں کی جس تباہ کُن آگ کی لپیٹ میں ہے اس کا اثر ہمارے ملک میں بھی پڑ رہا ہے جسکی وجہ سے امن و سکون غارت ہو رہا ہے۔ قتل، خونریزی اور لُوٹ مار کی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں اور ملک میں امن وامان کے ساتھ رہنے کے متمنی شہریوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھتا جا رہا ہے اور اقتصادی اور معاشرتی زندگی تہ و بالا ہوتی جا رہی ہے۔

اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وسیع پیمانے پر قانون کی ضرورت و اہمیت کو لوگوں پر واضح کیا جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے قانون کا احترام اور پابندی ضروری ہے بلکہ ملک کا استحکام اور ہماری ذاتی ترقی بھی اسی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ اخبارات و جرائد میں اب وقتاً فوقتاً ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں جن میں قانون کی پابندی کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو مختلف ڈھنگوں میں واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک مضمون نظر سے گذرا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ:-

"قانون کا احترام انسانی تمدن میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے حیوانی یا غیر تمدنی سطح پر انسانوں کے مابین اختلافات صرف غلبہ و قوت سے طے ہوتے ہیں لیکن دائرہ تمدن میں داخل ہونے کی نشانی ہی یہ ہے کہ بجائے قوت و استبداد کے اصولی فیصلہ کُن حیثیت حاصل کر لیتے ہیں قانون انہیں اصولوں کے نفاذ کے لئے مرتب ہوتا ہے۔

قانون کے دو اہم جزو ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ اخلاقی قدریں جو قانونی اصولوں کی بنیاد ہیں اور دُوسرا جزو وہ قوت نافذہ ہے جو اصولوں کی خلاف ورزی سے روکتی ہے یا اصولوں کو ان افراد سے بزور منواتی ہے جو ان کا خیال نہیں کرتے اور اس توازن اور استحکام کو متزلزل کرتے ہیں جن کی بنیاد پر ایک متمدن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ ایک کامیاب معاشرہ وہ ہے جس میں لوگوں کے فرائض اور حقوق ایک صاف اور واضح بنیاد پر مرتب ہوں اور افراد کی بھاری اکثریت ان فرائض و حقوق اور ان کی تہ میں جو اخلاقی قدریں مضمر ہیں ان کو بطیب خاطر قبول کرتی ہو۔ اور ان پر عمل پیرا ہو۔ ایسا عمل اطمینان کی ایک ذہنی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔" (خبرنامہ ہمدرد کراچی)

حقیقت یہ ہے کہ عام حالات میں بھی اور موجودہ صورتِ حال میں بالخصوص یہ ضروری ہے کہ ملک کے تمام مذہبی اور سیاسی لیڈر اور اربابِ علم و دانش سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایسے مؤثر ذرائع تجویز کریں جن سے مُلک میں قانون کی حکومت اور اس کی عزت و وقار قائم ہو۔ اور جو شخص قانون کی پابندی نہ کرتے ہوئے جبر و تشدد اور اخلاقی بے راہ روی کو اختیار کرے اسے سب لوگ انتہائی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھیں تاکہ وہ اپنے قبیح عزائم میں کامیاب نہ ہو سکے۔

جماعت احمدیہ کو اپنے قیام کے روزِ اوّل سے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس نے اسلامی تعلیم اور شریعتِ حقہ اسلامیہ کی رُوح کے مطابق ہمیشہ قانون کی پابندی کی ہے اور اس کے احترام کو قائم رکھنے کے لئے مقدور بھر کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں اسے شدید مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لوگوں کے طعن و تشنیع کا نشانہ بھی بننا پڑا لیکن اس نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اپنی اس خصوصیت کو ہر دَور اور ہر زمانے میں قائم و برقرار رکھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب مُلک ایک ایسے نازک مرحلہ میں سے گذر رہا ہے جبکہ ہر شخص کو قانون کے احترام کی اہمیت کو خود محسوس کرنا چاہیئے۔ وہ عناصر جو اقتدار کی جنگ اور کشمکش میں حصہ لیتے وقت ملک کے مختلف طبقوں میں محض ذاتی اغراض کی خاطر لاقانونیت کا پرچار کرتے ہیں، انہیں بھی یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ کل کو اگر اقتدار اُن کے ہاتھ میں آ گیا تو تشدد اور لاقانونیت کی یہ آگ خود اُن کے لئے بھی وبالِ جان ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا تدبر اور دُور اندیشی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ مُلک کو ایسی راہ پر نہ لگایا جائے جو مآل کار سب کے لئے تباہ کُن ہے۔

جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان کا ایک اہم جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان کا ایک اہم جلسہ بستی احمدپور کے مقام پر مورخہ ۲۹ر اور ۳۰ر ستمبر بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس علاقے کے احباب کرام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔

(میاں) اقبال احمد ایڈووکیٹ نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دُعا

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب (جو کہ ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری بزرگ ہیں) کو ۱۸ر ستمبر کو چوٹ آ گئی ہے جسکی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی زبان کی خصوصیات

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر ہیڈ منشی فاضل عربی یونیورسٹی آف اسلام آباد)

زبان جسے عربی میں لسان اور انگریزی میں Language کہتے ہیں اس سے مراد روزمرہ کی بول چال ہے اصطلاح میں اس سے مراد وہ آوازیں ہیں جن کے ذریعہ لوگ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں یا اس سے مراد وہ الفاظ ہیں جو مختلف معانی کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور یہ زبان ہی ہے جو بولنے والوں کے افکار و خیالات کی ترجمانی کرتی ہے اور انہیں سامعین کے کانوں تک پہنچاتی ہے۔ آنکھوں اور ہاتھوں کے اشاروں سے بھی کسی حد تک یہ کام لیا جا سکتا ہے لیکن اپنے خیالات کو عمدہ رنگ میں ادا کرنے کے لئے زبان کا استعمال ضروری ہے۔

چونکہ زبان سے مراد وہ آوازیں بھی ہیں جن کے ذریعہ سے لوگ اپنا مافی الضمیر ادا کرتے ہیں اس لئے متعدد قوموں اور نسلوں کے اختلاف کی وجہ سے مافی الضمیر کے اظہار کے طریقے اور آوازیں مختلف ہیں۔ جس کی وجہ سے زبانوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ علماء السنہ کے نزدیک یہ جملہ زبانیں تین بڑے دائروں میں محدود ہیں اور وہ یہ ہیں۔ اول طورانی زبانوں کا دائرہ۔ دوم۔ آرین زبانوں کا دائرہ۔ سوم۔ سامی زبانوں کا دائرہ۔ یہ زبانیں آگے پھر مختلف اقسام میں منقسم ہیں۔ مثلاً سریانی۔ عبرانی۔ فینیقی، لاطینی۔ یونانی۔ سنسکرت۔ قبطی ہندی، اردو۔ فارسی، کلدانی، حبشی اور عربی وغیرہ۔

عربی ایک سامی زبان ہے۔ جس کی ابتداء جزیرہ نما عرب کے جنوب میں بسنے والے یمنی قبائل میں ہوئی اور پہلا شخص جس نے یہ زبان بولی وہ "یعرب بن قحطان" تھا۔ پھر جوں جوں اس زبان کو بولنے والے مختلف اطراف و جوانب میں پھیل گئے۔ یہ زبان بھی ساتھ ساتھ گئی اور سارے ملک میں پھیل گئی۔ اسلام کے ظہور کے ساتھ اس زبان کو بہت ترقی نصیب ہوئی۔ قرآن مجید اس زبان میں نازل ہوا۔ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بھی عربی تھی۔ اسلامی لشکر جب فتوحات کرتے ہوئے مختلف ممالک میں گئے تو اس زبان کے وہاں جانے کے لئے بھی رستے کھل گئے۔ بنو امیہ اور بنو عباس کے بعد میں اس زبان نے بہت ترقی حاصل کی اور پھر برابر ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی اس زمانہ میں پہنچی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ عربی زبان کو وہ مقام اور مرتبہ حاصل ہوا جو اس سے پہلے اسے نہیں دیا گیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کا انکشاف فرمایا کہ تمام زبانوں میں اشتراک ہے اور ان تمام مشترک زبانوں کی ماں عربی زبان ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی جس کا نام "منن الرحمان" ہے۔ اس کتاب میں آپ نے پہلے زبانوں کے اشتراک کے متعلق بحث کی ہے۔ پھر عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے اور اصل الہامی ہونے کے دلائل اور اس کی خصوصیات درج کی ہیں۔

علماء السنہ نے اس امر میں اختلاف کیا ہے کہ آیا عربی زبان الہامی زبان ہے یا یہ انسان کی ایجاد ہے۔ ہمارے نزدیک عربی زبان تو کیا ہر زبان کا موجد اور خالق خدا تعالیٰ ہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ ہر ایک بولی انسان کی ہی ایجاد ہے بلکہ بکمال تحقیق ثابت ہے کہ موجد اور خالق انسان کی بولیوں کا وہی خدائے قادر مطلق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو اسی غرض سے زبان عطا فرمائی کہ تا کلام کرنے پر قادر ہو سکے۔ اگر بولی انسان کی ایجاد ہوتی تو اس صورت میں کسی بچہ نوزاد کو تعلیم کی کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ بلکہ بالغ ہو کر آپ ہی کوئی بولی ایجاد کر لیتا۔ لیکن بہ بداہت عقل ظاہر ہے کہ اگر کسی بچہ کو بولی نہ سکھائی جائے تو وہ کچھ بول نہیں سکتا۔ اور خواہ تم اس بچہ کو یونان کے کسی جنگل میں پرورش کرو یا انگلینڈ کے جزیرہ میں چھوڑ دو۔ خواہ تم اس کو خط استوار کے نیچے لے جاؤ تب بھی وہ بولی سیکھنے میں تعلیم کا محتاج ہوگا اور بغیر سکھانے کے بے زبان رہے گا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۰۰ تا ۳۱۵)

زبان کے متعلق تحقیق کرنیوالے بعض دوسرے لوگ بھی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عربی زبان خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ نازل ہوئی چنانچہ علامہ ابن جنی اپنی کتاب "الخصائص" میں اپنے شیخ ابو علی الفارسی کا نظریہ یوں بیان کرتا ہے۔

"اِنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّظَرِ عَلٰی اَنَّ اَصْلَ اللُّغَۃِ اِنَّمَا ھُوَ تَوَاضُعٌ وَّ اصْطِلَاحٌ لَا وَحْیٌ وَّ تَوْقِیْفٌ اِلَّا اَنَّ اَبَا عَلِیٍّ قَالَ لِیْ یَوْمًا ھِیَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاحْتَجَّ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا"

(الخصائص ص)

یعنی اکثر اہل نظر کا یہ خیال ہے کہ عربی زبان انسان کی وضع کی ہوئی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں۔ البتہ ابو علی نے ایک دن مجھ سے کہا کہ یہ (عربی زبان) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آپ نے قرآن مجید کی اس آیت "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا" (البقرہ ۳۲) سے استدلال کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ الرحمان کی آیت "خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ" سے عربی زبان کے الہامی ہونے کا استدلال کیا ہے۔ فرمایا۔

"وَاَمَّا تَفْصِیْلُ اٰیَاتٍ تُؤَیِّدُ اٰیَۃَ اُمِّ الْقُرٰی وَتُبَیِّنُ اَنَّ الْعَرَبِیَّۃَ اُمُّ الْاَلْسِنَۃِ وَاِلْھَامُ اللّٰہِ الْاَعْلٰی فَمِنْھَا اٰیَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْمَنَّانِ فِیْ سُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ اَعْنِیْ قَوْلَہٗ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ۔ فَالْمُرَادُ مِنَ الْبَیَانِ اللُّغَۃُ الْعَرَبِیَّۃُ کَمَا تُشِیْرُ اِلَیْہِ الْاٰیَۃُ الثَّانِیَۃُ اَعْنِیْ قَوْلَہٗ تَعَالٰی عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ"

اور ان آیتوں کی تفصیل جو آیت ام القریٰ کے مؤید ہیں اور جو ظاہر کرتی ہیں جو عربی ام الالسنہ ہے اور الہام الٰہی ہے سو یہ تفصیل ذیل ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک وہ آیت ہے جو سورۃ رحمان میں ہے یعنی خلق الانسان علمہ البیان جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھایا سو بیان سے مراد جس کے معنے بولنا ہے زبان عربی ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت اس کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی عربی مبین۔

(منن الرحمان)

عربی زبان کی بہت سی خصوصیات ہیں۔ جن کا صحیح اندازہ تو پڑھنے سیکھنے اور بولنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ تاہم قارئین کے لئے اس وقت چند خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔

اول:۔ عربی زبان کو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ نازل فرمایا۔

دوم:۔ اس زبان میں قرآن مجید نازل ہوا جو قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے ہدایت اور رشد کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اسی طرح جب تک زمین و آسمان قائم ہیں یہ زبان بھی قرآن کی صورت میں قائم رہے گی۔ اور دیگر زبانوں میں سے کچھ تو ختم ہو گئی ہیں اور باقی بھی بالآخر اپنا وجود کھو بیٹھیں گی۔ عربی زبان کی مثال اس شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں زمین میں ثابت ہوں اور ٹہنیاں آسمان کی طرف ہوں اور باقی زبانوں کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی طرح ہے جس کو زمین سے اکھیڑ کر پھینک دیا گیا ہو اور اسے کوئی قرار حاصل نہ ہو۔

سوم:۔ جس طرح قرآن مجید ام الکتاب ہے اور مکہ ام القریٰ ہے اسی طرح عربی زبان بھی ام الالسنہ قرار پائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت کریمہ "لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"وَکُشِفَ عَلَیَّ اَنَّ الْاٰیَۃَ الْمَوْصُوْفَۃَ وَالْاِشَارَاتِ الْمَخْفُوْفَۃَ

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت خان صاحب راجہ علی محمد صاحب مرحوم

مکرم مرزا منظور احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خسر حضرت خان صاحب راجہ علی محمد صاحب چودہ پندرہ ستمبر ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب کو بارہ بجکر چند سیکنڈ پر بروز جمعہ بتقضائے الٰہی بعمر قریباً ستاسی سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت راجہ صاحب ۲۷ دسمبر ۱۸۸۵ء کو موضع کوٹ راجگان (چینبی) تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان علاقہ میں ایک نہایت معزز حیثیت سے روشناس ہے ۱۹۰۵ء میں ایک رؤیا کے مطابق خط کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ ایک سعید روح اور متقیانہ طبیعت کے حامل تھے آپ کے پاکیزہ نمونہ کی وجہ سے علاقہ کے کئی ایک معزز لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا آپ کو تبلیغ احمدیت کا ساری عمر شغف رہا۔ اور اپنے ملنے والوں سے کوئی نہ کوئی پہلو نکال کر تبلیغِ حق کر دیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراست بصیرت اور صاحب الرائے ہونے کی صفت سے نوازا ہوا تھا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آپ کو ہمیشہ ہی مجلس مشاورت کے لئے بطور خاص ممبر نامزد فرماتے۔ آپ ریونیو اور مالی امور میں اپنے زمانہ میں اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کو ۴۴-۱۹۴۵ء میں ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔ اس خدمت کے دوران آپ نے حسن کارکردگی کی وجہ سے بارہا حضور سے خوشنودی حاصل کی۔ تقسیم ملک کے وقت ۱۹۴۷ء میں حفاظت قادیان کے سلسلہ میں حضور رضی اللہ عنہ نے جو کمیٹی تشکیل فرمائی تھی اس کے بعد بھی آپ ممبر رہے۔ پاکستان میں نئے مرکز احمدیت کی تلاش اور قیام کے لئے حضور مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو کمیٹی بنائی تھی اس کے بھی آپ ممبر تھے۔

آپ نے ۱۹۰۸ء میں قانون گو ملازمت شروع کی تھی بعد میں محنت اور قابلیت کی وجہ سے ترقی کر کے افسر مال کے عہدہ تک پہنچے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز مسلمانوں کو محکمہ مال میں ملازمت دیا ہی نہ کرتے تھے۔ آپ اس وقت ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں سارے پنجاب میں نہایت قابل اور ماہر مشہور تھے۔ پنشن سے تین سال قبل آپ کو سیٹلمنٹ کمشنر الاضلاع کے عہدہ پر لاہور میں تعینات کیا گیا۔ ان تین سالوں میں آپ نے بندوبست الاراضی کے سلسلہ میں جو کام کیا ہے اس کی وجہ سے محکمہ مال کے موجودہ افسران تک آپ کو احترام سے یاد کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی حسن کارکردگی اور قابلیت کی وجہ سے حکومت نے آپ کو خان صاحب کے خطاب سے نوازا۔ ۱۹۳۲ء میں محکمہ مال میں تقریباً چالیس سال ملازمت ختم کر کے فارغ ہی ہونے والے تھے کہ انڈیا گورنمنٹ کے استفسار پر پنجاب گورنمنٹ نے آپ کے لئے جودھ پور ریاست میں بطور وزیر مال سفارش کر دی لہذا آپ جودھپور ریاست میں اس حیثیت سے ۱۹۴۵ء تک کام کرتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس اول ٹریننگ میں مالی امور کی تربیت کے سلسلے میں مکرم راجہ صاحب کے ساتھ ہی منسلک ہوئے تھے۔

میں نے ان کو ایک لمبا عرصہ نہایت قریب سے دیکھا۔ آپ نہایت درجہ خلیق، ملنسار، خدا تعالیٰ سے بے پناہ محبت کرنے والے اور ہر معاملہ میں اس کی خوشنودی اور رضا کو مدنظر رکھنے والے منقطع الی اللہ اور برگزیدہ انسان تھے۔ ہر شخص کے ساتھ اس کی عقل اور تعلیم اور نفسیات کے مطابق گفتگو کیا کرتے تھے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور احمدیہ لٹریچر پر کافی عبور حاصل تھا۔ آپ کے کئی رؤیا اور کشوف اپنے تمام معانی اور مطالب کے ساتھ حرف بحرف پورے ہوئے ۱۹۴۲ء میں جب آپ کو پنشن ملنے والی تھی۔ آپ اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں جو ابھی تمام چھوٹے چھوٹے تھے مشوش ہوئے۔ چنانچہ آپ نے بڑے الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ آپ کو یہ الفاظ القا ہوئے "میرا منعم کریم میرے رازق حقیقی"۔

چنانچہ اس القاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراوانی رزق سے خوب نوازا۔ بلکہ میں اپنے مشاہدہ کی بناء پر تو یہ کہوں گا کہ ہر دوسرا دن پہلے دن سے زیادہ بسط اور فراوانی لے کر آتا تھا۔ چنانچہ اسی القاء کے بعد آپ جودھپور ریاست میں وزیر مال مقرر ہوئے اور اسی کے بعد آپ کو گورنمنٹ نے بورے والا میں سرکاری مقررہ شرح قیمت پر مربعے لینے کی اجازت دی اسی کے بعد آپ کو گجرات میں عین شہر کے وسط میں قطعات اراضی الاٹ ہوئے جن کو بیچ کر گلبرگ لاہور میں مکانات بنوائے رازق حقیقی اور منعم کریم کی نعماء اور حسنات صرف ان کی ذات پر ہی ختم نہیں ہوئیں بلکہ ان کی اولاد کو بھی غیر معمولی طور پر ان نعمتوں سے نوازا گیا۔ آپ کی ماشاء اللہ تقریباً ساری اولاد ہی اچھے عہدوں پر فائز ہے اور آپ کی تمام بیٹیاں اچھے گھروں میں بیاہی گئی ہیں۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جو بھی حاصل کیا وہ محض احمدیت کے ساتھ لگاؤ، خلافت کے ساتھ وابستگی اور عقیدت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق کی بنا پر حاصل کیا ہے اور فی الواقع یہ حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔

آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ذاتی وابستگی تھی۔ حضور کو بھی آپ سے محبت تھی۔ تجدید بیعت کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فوٹو فریم کروا کے اپنے خاص کمرے میں لگوایا اور پانچوں وقت نماز فرض میں اور تہجد میں حضور کی سلامتی صحت اور کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ آخر میں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

(بقیہ صفحہ ۳)

تہدی الی تفاضل العربیۃ
وتشیر الی انہا ام
الالسنۃ وان القرآن
ام الکتب السابقۃ
وان مکۃ ام الارضین
(منن الرحمن ص۵)

مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آیت موصوفہ میں عربی زبان کے فضائل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے اور قرآن مجید ام الکتب ہے اور مکہ ام الارضین ہے۔

چہارم اس کے حروف تہجی بھی مختلف معانی و مطالب پر دلالت کرتے ہیں مثال کے طور پر الالف سخی آدمی پر۔ الثاء عمدہ چیز پر۔ الدال فربہ عورت پر۔ الراء درخت پر۔ الزاء چھوٹے بند پر۔ الضاد دہلیز پر۔ القاف امیر شخص پر۔ اللام ڈھال پر۔ المیم نبیذ پر۔ النون مچھلی پر۔ الواؤ اونٹ پر اور الیاء بانیقاء دودھ پر دلالت کرتے ہیں گو یہ معانی مشہور لغت "الجاموس علی القاموس" کے مصنف نے لکھے ہیں۔

پنجم یہ زبان کبھی صرف الف لام تعریف سے وہ کام نکالتی ہے۔ جس میں دوسری زبانیں چند لفظوں کی محتاج ہوتی ہیں۔ اور کبھی صرف تنوین ایسا کام کر لیتی ہے جو دوسری زبانیں طولانی فقروں سے بھی پورا نہیں کر سکتیں۔ ایسا ہی اس کے بعض لفظ صرف ایک حرف کے ہونے کے باوجود ایسے لمبے معانی رکھتے ہیں۔ جنہیں سن کر حیرت ہوتی ہے مثلاً ق نگہ رکھ ع یاد کر ف وفا کر۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ

اجتماع

۵، ۶، ۷ اخاء ۱۳۴۱ھش / ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ان بابرکت ایام سے مستفید ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

143

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز در صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۹۶

میں رشیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ رشیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب سائیکل ساز محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد صدیق برادر موصیہ کفش دوز گول بازار ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۷

میں علم الدین عرف عالم الدین کمبوہ تھلوی ولد تاج محمد صاحب عرف تاجدین کمبوہ تھلوی قوم کمبوہ پیشہ کاشتکار عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ آرڑ کے باٹھ پانوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت ۲۴۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ علم الدین عرف عالم دین کمبوہ تھلوی ولد تاج محمد عرف تاجدین کمبوہ تھلوی موضع باٹھ پانوالہ حال ڈیرہ آرڑ کے ڈاک خانہ بھکھی شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ علی محمد پریذیڈنٹ جماعت باٹھ پانوالہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ تاج محمد عرف تاجدین کمبوہ تھلوی سیکرٹری مال ڈیرہ آرڑ کے موضع باٹھ پانوالہ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۹۹

میں عائشہ بیگم زوجہ صوبیدار صلاح الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۰۰/- روپے (۲) طلائی کانٹے ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۳۶۰/- روپے (۳) طلائی انگوٹھی ۱/۲ ۴ ماشے مالیتی ۱۳۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ عائشہ بیگم زوجہ صوبیدار صلاح الدین

گواہ شد۔ صلاح الدین خاوند موصیہ ابن حکیم نظام الدین مرحوم

گواہ شد۔ رجب فاضل احمد ایم۔ اے ولد غلام محمد مکان ۲۶-۵-۵ بلاک ۲۲ سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۹۱۰

میں چوہدری عبدالرحمن ولد چوہدری حاجی اللہ بخش مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۷ ج ب ۲۱/۷/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی اراضی رقبہ ۳۲ کنال واقع چک ۱۲۷ ج ب لائل پور مالیتی ۴۰۰۰/- ہزار روپے (۲) احاطہ سکنی قریباً ۵ مرلہ مالیتی ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرحمن چک ۱۲۷ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔

گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ خان ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چک ۱۲۷ ج ب لائل پور۔

گواہ شد: رفیق احمد ولد چوہدری ظفر اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۲۷ ج ب لائل پور

مسل نمبر ۲۰۹۱۱

میں فیاض احمد چوہدری ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاروبار عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادر آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پٹرول پمپ واقع شہید لنک روڈ کراچی ۲۰۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ فیاض احمد چوہدری ولد چوہدری محمد شفیع ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ عبدالمومن وصیت ۱۱۰۴۹

گواہ شد۔ محمود احمد مختار وصیت ۱۷۲۳۹

ان المساجد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک ذمہ داری تم پر یہ بھی ہے کہ ان المساجد للہ فرماتا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ تین مساجد (مسجد الحرام۔ مسجد نبوی۔ اور مسجد اقصیٰ) جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ ان کے ظل کے طور پر مساجد بھی بنائی جائیں۔"

ہماری جماعت کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر خانہ خدا تعمیر ہو کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھتیجی عزیزہ فوزیہ نور سلمہا بعارضہ ٹائیفائیڈ لاہور میں سخت بیمار ہے کمزوری بے حد ہے۔ نیز بڑے بھائی جان حکیم نور علی خاں صاحب بھی بعارضہ قلب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت کامل شفا اور کام والی زندگی کے لئے دعا کریں۔ (بشریٰ یوسف الفاپوری۔ اسلام آباد)

۲۔ میرا بھتیجا عزیزم سعید احمد بس اور ٹرک کے تصادم میں شدید زخمی ہوگیا ہے اس کا دایاں بازو کہنی سے تھوڑا آگے سے کٹ گیا ہے۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر حسین پنشنر تحریک جدید۔ دارالیمن شرقی۔ ربوہ۔)

۳۔ میرے ماموں ملک عبدالقدیر صاحب کا معدہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منور احمد جاوید قائد ضلع لاہور)

۴۔ میرے ماموں مکرم قریشی مقبول احمد صاحب آف کراچی بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمادے۔ (امۃ الشافی شاہدہ ہاسٹل بنات العلوم مرکز ربوہ)

۵۔ میرے اباجان مسعود احمد صاحب خورشید لندن میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مجید احمد خورشید۔ کراچی)

۶۔ میری باجی الفت النساء صاحبہ کچھ دنوں سے شدید بخار سر درد اور کمر درد میں مبتلا ہے احباب ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (محمودۃ النساء گوجرہ ضلع سیالکوٹ)

۷۔ خاکسار ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیوں سے دو چار ہے۔ احباب کرام سے ان کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید دار الصدر جنوبی۔ ربوہ)

۸۔ میرے والد محترم شیخ محمد حسین صاحب آف بھنوٹ (پنجاب) بندش پیشاب کی وجہ سے جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (شریف احمد ظہیر چھاؤنی)

ھوالشافی

دانت مت نکلوائیے

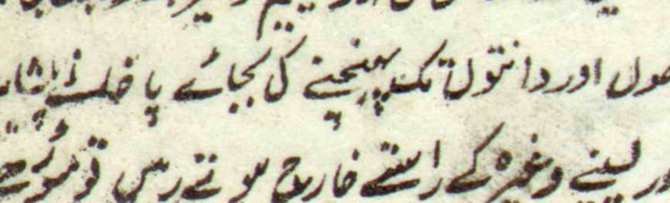

جب غذاؤں سے وٹامن سی اور کیلشیم وغیرہ جزو بدن بن کر مسوڑھوں اور دانتوں تک پہنچنے کی بجائے پاخانے، پیشاب تھوک اور پسینے وغیرہ کے راستے خارج ہوتے رہیں تو مسوڑھے اور دانت گل سڑ کر پائیوریا (ماسخورہ) اور کیریز (دانتوں کے گھن) کی امراض اور نتیجۃً دانت درد کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

اینٹی پائیوریا ۱۰/- اینٹی کیریز ۱۰/- اور ٹوتھ کیور ۲/-

ان امراض کا مستقل اور فوری علاج ہے،

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تلواریں وہ اخلاقِ فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں

ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ دعائیں ہیں جو احمدیت کی ترقی کے لئے ہم ہر وقت مانگتے ہیں

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں یہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا کام ہے اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے اور ہماری فوج وہ نہیں جس کے ہاتھوں میں بندوقیں یا تلواریں ہوں بلکہ ہماری فوج وہ ہے جس نے دلائل سے دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔ ہماری تلواریں اور ہماری بندوقیں وہ دلائل ہیں جو احمدیت کی صداقت کے متعلق ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ دعائیں ہیں جو ترقی احمدیت کے متعلق ہم ہر وقت مانگتے رہتے ہیں۔ اور ہماری بندوقیں اور ہماری تلواریں وہ اخلاق فاضلہ ہیں جو ہم سے صادر ہوتے ہیں۔

پس دلائل مذہبی، دعائیں اور اخلاقِ فاضلہ یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ انہیں توپوں اور انہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرانا ہے۔ اور اگر نوجوانوں میں یہ فہم جاری رہی تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مسلح فوج تیار کر لیں گے جس کے مقابلہ میں کوئی دشمن نہیں ٹھہر سکے گا۔ اور واقعہ میں اگر ہماری جماعت کے نوجوان مذہب کی تعلیم سے واقف ہو جائیں۔ اگر وہ ان دلائل سے واقف ہو جائیں جو غیر مذاہب کے مقابلہ میں ہماری طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ دعاؤں سے کام لیں تو دنیا کا کونسا انسان ہے جو ان کے مقابلہ میں ٹھہر سکتا ہو۔

بچپن سے میں نے مباحثات کے میدان میں قدم رکھا ہوا ہے گو مجھے اس قسم کے مباحثات سے نفرت ہے جو مولوی کیا کرتے ہیں۔ مگر دوسروں سے علمی تبادلہ خیالات میں بچپن کے زمانہ سے کرتا چلا آرہا ہوں۔ پس اس بارے میں میرا ۳۵ سالہ تجربہ یہ ہے کہ میں نے آج تک دنیا میں ایک انسان بھی ایسا نہیں دیکھا جو کوئی ایسی بات پیش کر سکے جو قرآنی اور احمدی تعلیم کے مقابلہ میں معقول بھی قرار دی جا سکے ہر مذہب کے پیروؤں سے میں نے باتیں کیں اور ہر قسم کے علوم رکھنے والوں سے میری گفتگوئیں ہوئیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ایسا ہوا کہ یا تو ان کے اپنے ساتھیوں نے اقرار کیا کہ ہمارے آدمی کو جواب نہیں آیا۔ اور یا انہوں نے کہا کہ ہمارے آدمی نے تعصب اختیار کر لیا ہے۔ ورنہ آپ کے مقابلہ میں جو بات پیش کی جا رہی ہے یہ کوئی معقول نہیں۔ دنیا کا کوئی اعتراض ایسا نہیں جو قرآن مجید پر پڑتا ہو اور اس کا کافی اور شافی جواب ہمارے پاس موجود نہ ہو۔ یا اللہ تعالیٰ ایسے موقعوں پر مجھے جواب سمجھا نہ دیتا ہو۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲)

قیادت ضلع لاہور

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام بروز جمعہ مورخہ ۲۹/۹ بعد نماز مغرب مسجد جوڑا سیاں تحصیل قصور میں سیرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف تقاریر فرمادیں گے۔ جلسہ کے آخر میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید سلائیڈز کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کے مناظر پیش فرمادیں گے۔ نزدیک و دور کی جماعتوں کے احباب اور خصوصاً خدام سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے شرکت فرما کر ممنون فرمادیں۔

(منور احمد جاوید قائد ضلع لاہور)

المناک وفات

میرے سب سے چھوٹے اور عزیز بھائی عبدالمالک خان صاحب بقضائے الٰہی ۲۳ ستمبر ۶۷ء کی صبح کو پونے چھ بجے بمقام خان پور وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ جبکہ مرحوم بطور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر خان پور ON DUTY تھے۔ ان کی نعش اسی روز شام بذریعہ چناب ایکسپریس خان پور سے ربوہ ریلوے کے زیر انتظام پہنچی۔

نماز جنازہ ۲۴ ستمبر کی صبح ۸½ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور نے دعا کرائی۔

مرحوم کا جنازہ خان پور سے ربوہ پہنچانے میں مکرم حاجی اللہ بخش صاحب گارڈ خانپور نے مثالی رنگ میں تگ و دو کی۔ انہیں جب اطلاع ملی تو چناب ایکسپریس کی خانپور سے روانگی میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ اس مختصر اور تنگ وقت میں حاجی صاحب موصوف تمام انتظام مکمل کر کے جنازہ چناب ایکسپریس سے ربوہ لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حاجی صاحب موصوف کو اس کار خیر کی خاص جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

مرحوم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب حال مبلغ انڈونیشیا کے داماد تھے اور محترم محمد حسین خان صاحب (ٹیلر ماسٹر) کے فرزند تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۳۵ سال تھی۔ مرحوم مخلص سلسلہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے اور نیک فطرت نوجوان تھے۔ اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ تین لڑکیاں اور دو لڑکے سب سے بڑے لڑکے کی عمر ۱۰ سال ہے۔ اور سب سے چھوٹی بچی صرف ۱۷ دن کی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود کفیل ہو۔ اللہم آمین۔ (غمزدہ: عبدالمنان خان ٹیلر ماسٹر۔ ربوہ)

مسجد مبارک میں درس القرآن

رمضان المبارک کے ایام میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں حسب معمول درس القرآن ہوگا۔ یہ درس القرآن انشاء اللہ ہر روز بعد نماز ظہر سے عصر تک جاری رہے گا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل درس کا پروگرام شائع کیا جا رہا ہے۔

اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ ان مبارک ایام میں درس سے پورے طور پر استفادہ کریں۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نمبر شمار	درس دینے والوں کا نام	حصہ درس	متبادل
۱	مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب	سورۃ فاتحہ آل عمران رکوع ۳	مکرم مولانا ظہور حسین صاحب
۲	" مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب	" آل عمران رکوع ۴ تا مائدہ	" شیخ محمد احمد منیر صاحب
۳	" مولانا ابوالعطاء صاحب	" انعام تا انفال	" قاضی مبارک احمد صاحب
۴	" قاضی محمد نذیر صاحب	" توبہ تا یوسف	" مولوی عبدالکریم شرما صاحب
۵	" شیخ مبارک احمد صاحب	" رعد تا کہف	" مولوی بشیر الدین عبیداللہ صاحب
۶	" محمد اسمٰعیل صاحب منیر	" مریم تا فرقان	" ملک لئیق احمد طاہر صاحب
۷	" مولوی نور الحق صاحب انور	" شعراء تا سبا	" سید عبدالحی صاحب
۸	" سید محمود احمد صاحب	" فاطر تا زخرف	" مولوی بشارت احمد صاحب سندھی
۹	" مولانا عبدالمالک خان صاحب	" دخان تا حدید	" مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری
۱۰	" مولوی دوست محمد صاحب شاہد	" ملک تا اخلاص	" مولوی محمد احمد صاحب جلیل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۵

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۵-۶-۷ اخاء ۱۹۶۷ء میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)